

## 100797-تملک کے وعدے پر چیز کرنے کا حکم، جس میں ایڈوانس ادا نیکی کے ساتھ مزید فیس بھی ادا کرنی ہے۔

سوال

ایک کمپنی گاڑی کرنے کے اور کرنے کے معاملہ تملک پر منتہی ہوتا ہے، کمپنی نے مجھے کہا ہے کہ وہ ایڈوانس تقریباً 12000 ریال اور ماہانہ 1200 ریال کرایہ کی ادا نیکی پر گاڑی فراہم کر سکتی ہے، ساتھ میں تقریباً 2800 ریال انہیں فیس کی مدین بھی ادا کروں گا۔ واضح رہے کہ گاڑی کی اصل قیمت 56000 ریال ہے، لیکن کمپنی کی طرف سے مجھے 78000 ریال میں گاڑی فراہم کی جائے جو کہ میں قسطوں میں ادا کروں گا؛ کمپنی مجھ سے شروع سے آخر تک یکساں رقم وصول کرے گی آخري قطع بھی معمول کے مطابق ہوگی، مجھ سے یہ بھی وعدہ کیا گیا ہے کہ معاملے کے بعد یہ گاڑی میری ملکیت میں آجائے گی، تو کیا میں ان سے گاڑی لے سکتا ہوں یا نہیں؟ مجھے پتہ نہیں چل رہا کہ میں کیا کروں؟ میری رہنمائی فرمائیں۔

پسندیدہ جواب

اول:

اگر آپ کے سوال کا مطلب یہ ہے کہ آپ کمپنی سے قسطوں میں گاڑی خریدنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں قسط تو تقریباً 10000 ریال ادا کریں گے اس کے بعد ماہانہ اقساط دیں گے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ قسطوں میں چیز خریدنا صحیح ہے۔ قسطوں میں چیز خریدنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا معاملہ ہوتے ہی گاڑی آپ کی ملکیت میں آجائے گی، تاہم کمپنی گاڑی کو اپنے پاس رہن رکھ کر آپ کو گاڑی آگے فروخت کرنے سے روک سکتی ہے تا آں کہ آپ اس کی تمام اقساط ادا کر دیں۔

اگر یہ صورت ہے تو پھر اس کا اجارہ منتہی بالتملک سے کوئی تعلق نہیں ہے، تاہم قسطوں میں گاڑی خریدنے کی صورت ہو تو فیس کی مدین 2800 ریال وصول کرنے کی وجہ واضح نہیں ہے۔

لیکن اگر گاڑی کی خریداری کا معاملہ واقعی عقد اجارہ ہے، اور ہر ماہ 1200 ریال کرایہ بھی جمع کروانا ہے، ساتھ میں مقررہ مدت مکمل ہونے پر گاڑی کرایہ پر لینے والے کے نام لکھانے کا وعدہ بھی شامل ہو تو پھر یہ اس وقت جائز ہو گا جب عقد اجارہ واقعی کرایہ داری پر مشتمل ہو، درپرده بیچ نہ ہو، درپرده بیوگی کرایہ پر دی ہوئی گاڑی کی ضمانت کمپنی کے ذمہ ہو، کرایہ دار کے ذمہ نہ ہو، اسی طرح روزمرہ کے آپریشن اخراجات کے علاوہ مرمت کے مکمل اخراجات بھی کرایہ داری مدت کے دوران کمپنی برداشت کرے، جبکہ بیچ میں ایسے نہیں ہوتا؛ کیونکہ بیچ میں ضمانت، اور مرمت ساری کی ساری خریدار کے ذمے ہوتی ہے؛ کیونکہ خریدار سامان کی خریداری سے ہی مالک بن جاتا ہے۔

تاہم یہ جائز ہے کہ عقد اجارہ کے ساتھ ہی الگ سے ہبہ اور تختہ میں گاڑی دینے کا معاملہ بھی کیا جائے کہ جب اجرت کی مکمل رقم دے دی جائے گی تو کمپنی یہ گاڑی کرایہ دار کے نام کا دے گی۔ لہذا پسلے واضح طور پر چیز کرایہ پر لینے کا مذکور ہو، کہ فلاں مدت تک مقررہ کرنے کے عوض صارف اس چیز کو کرنے پر لے جا رہا ہے۔ پھر ہبہ کا معاملہ ہو مثلاً؛ کہا جائے کہ فریق اول [مثلاً: کمپنی] اور فریق ثانی [کرایہ دار] کے مابین اس بات پر معاملہ طے پایا کہ کرایہ داری کی مدت اور اقساط پوری ادا کرنے کے بعد طریق اول گاڑی فریق ثانی کو تختہ دے دے گا۔

اسلامی فقہ اکادمی کی طرف سے "اجارہ منتہی بالتملک" کے بارے میں قرارداد جاری ہو چکی ہے، اس میں جائز اور ناجائز صورتوں کا بھی ذکر ہے، چنانچہ اس قرارداد میں اس صورت کو جائز قرار دیا گیا ہے کہ: "عقد اجارہ کے ساتھ مستاجر کے لیے عقد ہبہ الگ سے ہو یا ہبہ کرنے کا وعدہ ہو کہ جب مکمل اجرت ادا کردی جائے گی تو یہ چیز مستاجر کو ہبہ ہو گی" ختم شد اس قرارداد کی مکمل تفصیل ڈاکٹر محمد حسن جیرانی کی کتاب "فقہ النوازل" میں ذکر کی گئی ہے۔

لیکن اگر کپنی کی جانب سے یہ شرط لگائی جائے کہ گاڑی کی صفائحہ، یا آپ یشل اخراجات کے علاوہ مرمت کے اخراجات بھی مستاجر کے ذمہ ہوں گے تو یہ عقد فاسد ہو گا، یہ عقد اجارہ حقیقی نہیں ہے، اور آپ کے لیے اس طرح لین دین کرنا جائز بھی نہیں ہو گا۔

ان تمام تفصیلات کے بعد ایڈوانس ادا نگی اور 2800 ریال بطور فیس کے متعلق مزید وضاحت کی ضرورت ہے، لہذا اگر ایڈوانس ادا شدہ رقم اجرت میں سے منہا ہو گی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اسے کس میں وصول کیا جا رہا ہے اس کی وضاحت کرنا لازم ہے۔

جبکہ بطور فیس وصول کیے جانے والے 2800 ریال کس چیز کی فیس ہے؟ ہمیں اس کی وجہ سمجھ نہیں آسکی۔

ہم آپ کو مشورہ دیں گے کہ آپ [معابر شروط کے ساتھ] قسطوں میں گاڑی، کاروں کے شروم سے براو راست خرید لیں، یا پھر آپ مراجح کے ذریعے گاڑی خرید لیں اس کے لیے آپ بینک الراجحی کی خدمات بھی لے سکتے ہیں، اس میں یہ ہو گا کہ بینک گاڑیوں کے شروم سے پہلے گاڑی خریدے گا اور پھر آپ کو فروخت کرے گا۔ یہ طریقہ کار آپ کے لیے زیادہ تحفظ کا باعث ہے اور اس میں آپ کو فائدہ بھی ہو گا۔ اس میں معاملہ ہوتے ہی آپ گاڑی کے مالک بن جائیں گے، لیکن اجارہ منتیہ بالتمیک میں ایسا نہیں ہو گا؛ کیونکہ جب تک گاڑی کے کرایہ کا معاملہ ہے آپ مستاجری رہیں گے، اور پھر ممکن ہے کہ کپنی آپ سے کیا ہوا تھے کا وعدہ پورا کرے یا نہ کرے! اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ مذکورہ شرائط پوری نہ ہونے کی صورت میں حرام معاملے میں ملوث ہو جائیں۔

واللہ عالم